جلد ۲۹ | ۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۲ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۸

# جناب مولوی محمد علی صاحب کی "الفضل" پر بے جا تنقید

ناظرینِ "الفضل" جانتے ہیں۔ کہ "الفضل" میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اور ہر طرح مولوی صاحب کا ادب و احترام ملحوظ رکھ کر مذہبی مسائل کے متعلق ایسے رنگ میں بحث کی جاتی ہے۔ کہ سخت کلامی اور دل آزاری کا شائبہ تک نہ پایا جائے۔

اس کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ پچھلے دنوں باوجود چیلنج دینے کے "پیغام صلح" "الفضل" کا کوئی ایک فقرہ بھی ایسا پیش نہ کر سکا۔ جو اس کے نزدیک دل آزار اور اخلاق سے گرا ہوا قرار پا سکتا اور ہمارا یہ چیلنج اب بھی قائم ہے۔

باوجود اس کے جناب مولوی محمد علی صاحب کا اپنے ایک حالیہ خطبۂ جمعہ میں "الفضل" کے متعلق یہ فرمانا۔ کہ "ایک روزانہ مذہبی اخبار قادیان سے نکلتا ہے لیکن اس میں مضامین بعض اوقات اس قدر گرے ہوئے نکلتے ہیں۔ کہ یہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ اس مقدس انسان کی جماعت ہے جس نے علم کے دریا بہا دیئے" نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اور زیادہ حیرت کی وجہ یہ ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے یہ جو کچھ فرمایا ہے۔ بلا ثبوت اور بلا دلیل فرمایا ہے۔ اگر بطور مثال وہ کسی ایک آدھ ہی ایسے مضمون کا حوالہ دے دیتے۔ جو ان کے نزدیک گرا ہوا تھا۔ تو ہمیں ان کی رائے زنی کے صحیح یا غلط ہونے کا اندازہ لگانے کا موقعہ مل جاتا۔ مگر افسوس کہ انہوں نے یہ تکلیف گوارا نہ فرمائی۔ البتہ یہ مزید کہا ہے۔ کہ "اخبار کا بیشتر حصہ ادھر اُدھر کی باتوں میں صرف ہوتا ہے۔ جن کو تبلیغ اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ مسائل کو اصولی طریق سے حل کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی"!

ان الفاظ کے بعد چونکہ مولوی صاحب نے صرف مسئلہ جنازہ کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ جن مسائل کو اصولی طریق سے حل کرنے کی کوشش نہ کرنے کا الزام انہوں نے "الفضل" پر لگایا ہے ان سے مراد مسئلہ جنازہ ہی ہے۔ یہ خیال کرنے کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں ایک وقت مولوی صاحب کے نزدیک تمام اختلافات کی جڑ مسئلہ نبوت تھی۔ پھر مسئلہ کفر و اسلام ہوئی۔ وہاں اب مسئلہ جنازہ بن گئی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا خطبہ میں انہوں نے کہا:-

"غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کے فتوے تمام اختلافی امور کے لئے فیصلہ کن ہیں"!

(پیغام صلح ۱۲-۱ اپریل ۱۹۴۱ء)

پس اگر مسائل کو اصولی طریق سے حل نہ کرنے کا شکوہ جناب مولوی صاحب نے اسی مسئلہ کے سلسلہ میں کیا ہے۔ تو انہیں معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے "الفضل" نے اس کے متعلق بھی ایسی اصولی بحث کی ہے۔ جس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتووں سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ کسی غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا قطعاً جائز نہیں۔ اور اس بارے میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے عین مطابق ہے۔

غرض ہم جناب مولوی صاحب کے ان الفاظ کو کسی صورت میں بھی "الفضل" کے حق میں درست سمجھنے سے قاصر ہیں۔ البتہ اگر "پیغام صلح" کو ان کا مصداق قرار دیا جائے۔ تو درست ہو سکتا ہے۔ ہم یہ دعوے جناب مولوی صاحب کی طرح بلا ثبوت نہیں کر رہے۔ بلکہ اس کے ثبوت میں جناب مولوی صاحب کی ذات کو ہی پیش کرتے ہیں۔ اور وہ بھی ان کی اور تحریروں یا تقریروں کو چھوڑ کر صرف اسی خطبہ کے ذریعہ جس میں انہوں نے "الفضل" کا ذکر کیا ہے۔

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ ہم جناب مولوی صاحب کا ہر طرح احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔ نہ صرف ان کا بلکہ ان کے تمام ساتھیوں کا بھی۔ اس کے مقابلہ میں ان کا بھی فرض ہے۔ کہ ہمارے امام اور پیشوا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسے رنگ میں نہ کریں۔ جس سے تحقیر کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس بارے میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے ہمیشہ ہمیں مایوس کیا۔ اور حد یہ ہے۔ کہ جس خطبہ جمعہ میں انہوں نے "الفضل" کے متعلق یہ فرمایا۔ کہ اس میں گرے ہوئے مضامین نکلتے ہیں ادھر اُدھر کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ جن کو تبلیغ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مسائل کو اصولی طریق سے حل کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اسی میں انہوں نے اس قدر جوش اور غصہ کا اظہار کیا۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پورا نام تک نہیں لے سکے۔ کجا یہ کہ اس میں کوئی اعلیٰ پایہ کا علمی مضمون بیان کرتے۔ یا تبلیغ اسلام سے تعلق رکھنے والی کوئی بات کہتے یا کسی مسئلہ کو اصولی طریق سے حل کر کے دکھاتے۔ پھر جوں جوں ان کا غصہ بڑھتا گیا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام میں بھی تخفیف کرتے چلے گئے۔

چنانچہ پہلی دفعہ انہوں نے "میاں محمود احمد صاحب" کہا۔ پھر "میاں محمود احمد" ان کے مونہہ سے نکلا۔ اس کے بعد "میاں محمود" کہتے رہے۔ اور آخرکار صرف "محمود" کہنے پر آ گئے۔ (ملاحظہ ہو پیغام صلح ۱۲ اپریل ص۶)

بقول جناب مولوی محمد علی صاحب "الفضل" کے بعض مضامین گرے ہوئے سہی۔ اِدھر اُدھر کی باتوں پر مشتمل سہی مسائل کو اصولی طریق سے حل کرنے کے خلاف ہی سہی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ "پیغام صلح" میں شائع شدہ خطبہ میں لاکھوں انسانوں کے مقتدا اور جماعت احمدیہ کے امام کا نام جس طریق سے لیا گیا وہ شرافت اور علمیت کے کس بلند مقام پر ہے اسے تبلیغ اسلام سے کس قدر قریب کا واسطہ ہے اس میں مسائل کو اصولی طریق سے حل کرنیکی کس قدر کوشش کی گئی ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اس کی تشریح فرمادیں تو نہائت مہربانی ہو۔

کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب الزام تو "الفضل" پر لگاتے ہیں۔ کہ وہ اختلافی مسائل کا اصولی طریق سے فیصلہ کرنیکی کوشش نہیں کرتا۔ لیکن خود اصولی طریق اختیار کرنا تو الگ رہا۔ اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ کہ جس جماعت سے وہ اختلافی امور کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے امام اور مقتدا کا پورا نام ہی زبان پر لائیں:

## مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ شہادت ۱۳۲۰ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی نسبتاً اچھی ہے۔

آج بعد نماز عصر ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور بعض اور اصحاب شریک ہوئے۔ جن کی مٹھائی اور سوڈا واٹر سے تواضع کی گئی:

## اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا۔** (۱) شیخ معراج الدین صاحب کپورتھلہ مرگی کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ (۲) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ بدستور بیمار ہیں (۳) ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ کی اہلیہ بیمار ہیں (۴) میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان ایک عرصہ سے بعارضہ آشوب چشم بیمار اور امرتسر میں زیر علاج ہیں (۵) میاں شریف احمد صاحب لاہور عرصہ سے بیمار ہیں (۶) منشی فتح دین صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ ان سب کی صحت کے لئے اور (۷) احمدیہ ہوسٹل لاہور کے بورڈران کی کامیابی کے لئے جو امسال یونیورسٹی کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں دعا کی جائے۔

**احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ۔** ۲۷ اپریل جامع مسجد کبوترانوالی میں احمدیہ گرلز سکول کا سولہواں سالانہ جلسہ سیدہ فضیلت صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مڈل جماعت کی رخصت ہونے والی لڑکیوں کے مضامین سنے گئے۔ بعد ازاں مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ عورت کے لئے اسلامی تعلیم کیوں ضروری ہے۔ سیدہ امۃ السلام صاحبہ نے اسلامی تمدن پر اعلےٰ اور اچھوتی تقریر کی۔ سیدہ فضیلت صاحبہ نے ہستی باری تعالےٰ اور اسکی قدوسیت۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام کی عورتوں میں موازنہ کرکے بتایا کہ مومن عورت اپنی ہر ذمہ داری کو احسن طریق سے سرانجام دیتی ہے۔ اس لئے لڑکیوں کو اسلامی تعلیم سے ضرور مزین کرنا چاہیئے نیز صحابیات کے نمونے پیش کرکے حاضرات کو عمل کرنے کی تلقین کی۔ سیکرٹری نے سکول کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## برزخ کے صحیح معنی اور مفہوم

"لفظ برزخ لغت عرب میں اس چیز کو کہتے ہیں۔ کہ جو دو چیزوں کے درمیان واقع ہو۔ سو چونکہ یہ زمانہ عالم بعث اور عالم نشاء اولےٰ میں واقع ہے۔ اس لئے اس کا نام برزخ ہے۔ لیکن لفظ قدیم سے اور جب سے کہ دُنیا کی بنا پڑی عالم درمیانی پر بولا گیا ہے۔ اس لئے اس لفظ میں عالم درمیانی کے وجود پر ایک عظیم الشان شہادت مخفی ہے"

"برزخ عربی لفظ ہے جو مرکب ہے زخ اور بَرّ سے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ طریق کسب اعمال ختم ہوگیا۔ اور ایک مخفی حالت میں پڑ گیا۔ برزخ کی حالت وہ حالت ہے کہ جب یہ ناپائیدار ترکیب انسانی تفرق پذیر ہو جاتی ہے۔ اور روح الگ اور جسم الگ ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ دیکھا گیا ہے جسم کسی گڑھے میں ڈال دیا جاتا ہے اور روح بھی ایک قسم کے گڑھے میں پڑ جاتی ہے۔ جس پر لفظ زخ کا دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ افعال کسب خیر یا شر پر قادر نہیں ہو سکتی۔ کہ جو جسم کے تعلقات سے اس سے صادر ہو سکتے تھے" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۸۶)

# تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے متعلق
## جناب انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن کی رائے

جناب خان بہادر شیخ محمد شریف صاحب ایم۔ اے انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن نے اپنے دفتری عملہ سمیت ۱۹ مارچ ۱۹۴۱ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا معائنہ کیا۔ ان کی رپورٹ کے بعض اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ صاحب موصوف نے سکول کے متعلق جس خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے سکول کا سٹاف قابل مبارکباد ہے۔ سکول کے معاملات میں جسقدر دلچسپی حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت لیتے ہیں۔ سکول کی روز افزوں ترقی دراصل اسی کی رہین منت ہے۔ انسپکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں۔

"سکول میں ۹۰۲ طلباء باقاعدہ طور پر داخل ہیں۔ سکول کی عمارت عالیشان ہے کھیل کے متعدد میدان ہیں۔ ایک باغیچہ بھی ہے۔ سکول اور اس کی ملحقہ اراضیات اچھی حالت میں رکھی ہوئی ہیں۔ حال ہی میں تیراکی سکھانے کے لئے جدید ترین نمونہ کا ایک تالاب بھی بنایا گیا ہے۔ اور اب اس سکول کو حق پہونچتا ہے کہ وہ اس بات پر فخر کرے۔ کہ یہ صوبہ کے بہترین طور پر آراستہ سکولوں میں شامل ہے۔ سکول کے طلباء کی اخلاقی حالت کا اندازہ عموماً بورڈر طلباء کی حالت سے کیا جاتا ہے اور میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ کہ بورڈرز کی اخلاقی حالت اچھی ہے۔ اور ان کی خوب نگرانی کی جاتی ہے۔ تالاب نے تیرنے کا شوق تیز کر دیا ہے۔ بعض طلباء نے تیراکی کے کھیل دکھلا کر مجھے بہت محظوظ کیا۔ طبی انتظام کے سلسلہ میں ایک ریٹائرڈ سند یافتہ ڈاکٹر سکول میں باقاعدہ روزانہ کام کرتا ہے۔ تمام طلباء کا باقاعدہ طبی معائنہ ہوتا ہے۔ اور ہر طالب علم کی صحت جسمانی کے کوائف دفتر میں محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ ضبط تسلی بخش ہے اور بحیثیت مجموعی تعلیمی حالت بھی"

# عالمِ برزخ کے بعض کوائف

از ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۱۳)

آیت ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض الا من شاء اللّٰہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون واشرقت الارض بنور ربھا ووضع الکتٰب وجیٓء بالنبیین والشھداء وقضی بینھم بالحق وھم لا یظلمون (الزمر)

سورہ الزمر کی آیت مرقومہ کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صور کا پھونکا جانا دو دفعہ ہوگا۔ ایک دفعہ نفخۂ صور سے لوگوں کا بے ہوش ہو جانا بجز ایسے لوگوں کے جو الٰہی مشیت سے مستثنیٰ قرار دیئے جائیں۔ دوسرا نفخۂ صور جب وقوع میں آئے گا۔ تو جو لوگ بے ہوش گرے پڑے ہوں گے وہ سب کے سب اٹھ کر نظارہ کرنے لگ جائیں گے۔ دوسرے نفخۂ صور کے بعد زمین اپنے رب کے جلوۂ نور سے ساری کی ساری چمک اُٹھیگی۔ اور اس وقت حساب وکتاب کا معاملہ شروع کر دیا جائیگا اس موقعہ کے لئے تمام نبیوں کو نیز ان لوگوں کو جو شہادت دینے والے ہونگے خدا کے حضور بلایا جائے گا۔ اور ان سب لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا۔

اس سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ وہ نفخۂ صور جس کا یہ اثر ظہور میں آئیگا کہ لوگ فاذا ھم قیام ینظرون کے مصداق ہو کر قیامت کو اٹھ کھڑے ہونگے اگر جناب اسلم صاحب کے نزدیک دنیا کی موت کے بعد برزخ کی مدت جو بقول ان کے محض نیستی اور حالتِ موت اور مطلق ممات میں گزرنے والی ہوگی۔ اس مدت کا خاتمہ اسی دوسرے نفخۂ صور کے ذریعے ہو کر یوم البعث کا ظہور ہو جائے گا۔ اور لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تو عرض ہے کہ اس دوسرے نفخۂ صور سے پہلا نفخۂ صور جس سے سب لوگ الا من شاء اللّٰہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس بے ہوشی کا کیا مطلب اور یہ بے ہوش ہونے والے کون ہونگے اگر یہ کہا جائے۔ کہ پہلی دفعہ کے نفخۂ صور سے مراد دنیا کی مخلوق کو ہلاک کر کے سب کو فنا کرنا ہے تو پھر الا من شاء اللّٰہ کے استثناء کا کیا مطلب؟ جبکہ کل نفس ذائقۃ الموت کے قانون سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ پہلی دفعہ کے نفخۂ صور سے مراد موت اور مرنا نہیں۔ بلکہ بے ہوشی کی حالت کا لوگوں پر وارد ہونا ہے۔ تو اس صورت میں یہ بے ہوشی کن کے لئے تسلیم کی جائے۔ آیا دنیا کے لوگوں کے لئے۔ یا قیامت کو مبعوث ہونے والوں کے لئے۔ قیامت کو مبعوث ہونے والوں کے لئے تو یہ ہو نہیں سکتی۔ اس لئے کہ ان کا مبعوث کیا جانا تو دوسرے نفخۂ صور سے تعلق رکھتا ہے۔ جو بعد میں واقعہ ہونے والا ہوگا۔ اب رہا۔ دنیا کے لوگوں کا بے ہوش ہونا۔ اور بعض کا مستثنیٰ کیا جانا۔ تو اس بے ہوشی اور استثناء کو کن معنوں پر محمول کیا جائے۔ اور اگر اس سے مراد مرنے والوں کی برزخی حالت سمجھی جائے۔ اور اس کا یہ مطلب لیا جائے۔ کہ مرنے والے جس قدر بھی لوگ ہیں ان کے مرنے کے بعد نفخۂ اول کا اثر قرار دیا جائے جو دنیا کی موت کے بعد برزخی حالت والوں کے لئے ایک قانون ہے اور ان کے جسم اور روح کے الگ الگ ہو جانے کے بعد دوسرے لوگوں کے متعلق تو صعق کی بے ہوشی مراد لی جائے اور وہ لوگ جو شہداء یا ان سے بڑھ کر انبیاء عظام اور اولیاء کرام کی ہستیاں ہیں۔ ان کو جناب اسلم صاحب کی استثناء کے معنوں میں الا من شاء اللّٰہ کے ارشاد کے مطابق مستثنیٰ تسلیم کیا جائے جو بالکل مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور قالوا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا کے قول میں برزخی زندگی کو مرقد قرار دینا قیامت کبریٰ کی جلالی اور قہری تجلی کی عظمت کے مقابل نسبتی امر کے لحاظ سے ہے۔

(۱۴)

خدا تعالیٰ کی کامل معرفت کے حاصل ہونے سے جب انسان کے قلب پر خدا تعالیٰ کی عظمت مستولی ہو جاتی ہے۔ تو وہ ایک طرف خدا تعالیٰ کی کامل محبت سے بھر جاتا ہے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ہیبت اور جلال کے مشاہدہ سے انتہا درجہ کی خشیت اور خاکساری پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی بنا پر انسانی خودی۔ خود بینی۔ خود پسندی اور خود روی کے عوارض نفسانیہ اور حجب ظلمانیہ سے بکلی باہر آ جاتا ہے اور سفلی زندگی کے جذبات سے بالکل پاک وصاف ہونے سے اللہ تعالیٰ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کے رنگ سے رنگین ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت وہ انسان آیت صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ ونحن لہ عابدون کا مصداق بن کر کامل عبد کہلاتا ہے۔ تو جتنا عبد اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی جنت کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے کہ جنت دراصل خدا تعالیٰ کے صفات کے فیوض کی ایک خاص نوعیت کی تجلی گاہ ہے۔ جہاں انسان جب پہونچتا ہے۔ تو لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کی کیفیت اسے دائمی طور پر حاصل ہو جاتی ہے اور اس نعمت کا ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کی اتباع ہے۔ جیسے فرمایا۔ فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اور اگرچہ ہدایت کی اتباع کے ذریعے ہی انسان سب طرح کے کمالات اور انعامات حاصل کرتا ہے۔ لیکن سب لوگوں کی استعدادیں برابر نہیں ہوتیں۔ اور نہ ہی سب کے سب علم اور عرفان اور یقین کے مدارج میں برابر ہوتے ہیں۔ اس لئے دنیا میں انسان کی زندگی کا اصل مقصد جو آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کو قرار دیا گیا ہے یعنی بعض لوگ جو نبی صدیق شہید صالح چار قسم کے انعام پانیوالے ہوتے ہیں ایسے لوگ تو اسی دنیا میں کامل عبد بنکر اپنی زندگی کے اصل مقصد کو پا لیتے ہیں۔ اور یہ لوگ منعم کہلاتے ہیں اور ان کا نام مقربین بھی ہے اور ایک جنت ان لوگوں کو دم نقد بھی ملتا ہے جیسا کہ فرمایا واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ یعنی جو اپنے رب کے مقام سے ڈر جائے یعنی خود روی سے باز آ جائے۔ اور اپنے نفس اور طبیعت کو اس کی ہوا وہوس سے روک دے۔ تو وہ جنت جس کا نام جنۃ الماویٰ ہے۔ وہی تو منعم علیہم اور مقربین کو ایسا جنت دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ اور دوسری جنت مرنے کے بعد ملے گی۔ اس صورت میں کامل مومنوں کو دو جنت ملتے ہیں۔ ایک اسی دنیا میں اور دوسرا عالم آخرت میں جیسا کہ فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ یعنی جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈر جائے تو اس کے لئے دو جنت ہوں گے۔ اور دنیا کے جنت کی طرف آیت وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید میں بھی اشارہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تقویٰ شعار لوگوں کے لئے جنت کسی بُعد اور دوری کے بغیر ہی قریب کیا جائیگا۔ مقربین کے بعد دوسرے نمبر پر اصحاب الیمین ہیں۔ یعنی وہ جنکی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نجات اور سلامتی حاصل کرنے کے ساتھ جنت میں داخل ہونا نصیب ہوگا۔ فرمایا فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ وما ادراک ماھیہ نار حامیۃ۔ یعنی جس کے نیک عملوں کے پلے بھاری ہونگے ایسے لوگ جنت کی زندگی حاصل کر لیں گے۔ اور جن کے نیک عملوں کے پلے ہلکے ہونگے ان کی ماں یعنی ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ اور وہ دوزخ کی آگ ہوگی منعم علیہم اور مقربین صرف تربیت کے پیشکردہ کورس کی رو سے پاس ہی نہیں ہونگے بلکہ پاس ہونے کے ساتھ انعام بھی حاصل کریں گے جیسے کالج کے لڑکے بعض تو صرف پاس ہی ہوتے ہیں۔ اور ان کی مثال اصحاب الیمین کی سی ہے۔ اور بعض پاس ہونے کے ساتھ انعام بھی حاصل کرتے ہیں۔ یہی مثال مقربین اور منعمین کی ہے۔ جن کے مقام اور مرتبہ کے حصول کے لئے پانچوقتہ نمازوں میں سورۃ فاتحہ کی دُعا سے سب امت محمدیہ کو حکم ہے۔ کہ وہ خدا سے منعم علیہم کی راہ طلب کرے۔ جس پر چلنے سے انسان منعم علیہم کی جماعت میں داخل ہو جاتا ہے جن لوگوں کے نمبر کم ہوتے ہیں۔ اور وہ پاس نہیں ہوتے۔ ان کی مثال اصحاب الشمال کی ہے جنکی ماں ہاویہ قرار دی گئی۔ جہنم اور ہاویہ کی آگ کو ماں قرار دیا اس لئے ہے۔ کہ ماں کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف دودھ پلا کر تربیت کرتی ہے۔ اور دوسری طرف بچہ کے پیشاب اور پاخانہ کا گند صاف کرتی ہے پھر بچہ کی یہ تربیت اور صفائی کا کام سدا نہیں رہتا۔ بلکہ ایک مدتِ معینہ تک رہتا ہے۔ جب بچہ بچپن کی حالت سے جو نادانی اور بے خبری کی حالت ہوگی۔ باہر آ جاتا ہے۔ تو پھر نہ اسے ماں کی ضرورت رہتی ہے۔ نہ ہی اس کی خدمت کی اسی طرح جہنم کی زندگی کی ضرورت بھی اصلاح اور تربیت کے زمانہ حصول تک ہے۔ جب بیمار علاج سے شفایاب ہو گیا۔ تو ہسپتال سے باہر بھیج دیا جائے گا۔

# شکریہ احباب اور شکر الٰہی

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ جس بے لحاظ کو اتنی توفیق نہ ملے۔ کہ وہ اپنے سامنے دیکھتے ہوئے محسن انسان کا شکریہ ادا کرے۔ اس نالائق سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس وراء الوراء ہستی کا شکر ادا کرے جو مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتی ؛

## شکریہ احباب

اس وقت دارالشیوخ کے صیغہ میں دوسو کے قریب یتیم مسکین بوڑھے معذور اور بیواؤں کو کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔ اور یہ سب جمعہ کے روز قادیان اور ارد گرد کے دیہات سے آٹا جمع کرکے کیا جاتا ہے لیکن ان لوگوں کے کپڑوں بستروں چارپائیوں اور ان میں سے طالب علموں کی کتابوں کاپیوں وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور ان لوگوں کی تکلیف مجھ سے برداشت نہ ہو سکتی تھی۔ گو بعض احباب ہمیشہ سے اس صیغہ کے مساکین کی امداد فرماتے تھے۔ لیکن باقاعدہ انتظام نہ تھا۔ اس حالت کو دیکھ کر محرک حقیقی نے میرے دل میں تحریک کی۔ کہ میں مجلس مشاورت پر آنے والے دوستوں کی خدمت میں عرض کروں۔ کہ وہ آتے وقت پہننے کے کپڑے اور بسترہ کا سامان اپنی جماعت کے دوستوں سے اپنے ہمراہ لیتے آویں۔ اس پر میں نے خطوط کے ذریعہ بھی اور اخبار الفضل کے ذریعہ بھی مجلس شوریٰ میں شریک ہونے والوں کی خدمت میں درخواست کی۔ اور گو یہ تحریک نہایت تنگ وقت پر کی گئی تھی۔ اور اکثر احباب کو اس وقت ملی۔ جبکہ وہ قادیان آنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن پھر بھی میری توقع سے بڑھ کر دوستوں نے میری آواز پر لبیک کہی۔ کیونکہ گو وہ آواز ایک بے حیثیت اور ذرہ سے کمتر کی تھی۔ مگر جس کام کی طرف وہ آواز دی گئی تھی وہ ایسا پاک اور مبارک تھا۔ کہ بُرے آدمی کے موںہہ سے اچھی نصیحت کا مصداق تھا۔ اس لئے دوستوں نے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس مقولہ پر عمل کیا۔

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
در نوشت است پند بر دیوار

یعنی کسی اچھی بات اور عمدہ نصیحت کو ضرور قبول کر لینا چاہیئے۔ خواہ وہ عمدہ نصیحت اور اچھی بات کسی دیوار ہی پر کیوں نہ لکھی ہوئی ہو۔ پس دوستوں نے مجھے ایک دیوار فرض کرکے میری اچھی بات کو قبول فرمایا۔ اور میرے اندازہ سے بڑھ کر پارچات اور نقدی سے غربا کی امداد کی۔ اور میرے مقرر کردہ منتظموں نے احباب سے پارچات وغیرہ وصول کرکے انہیں باقاعدہ رسید دی۔ اور مجلس شاورت کے اختتام پر میں نے اپنے مقررہ منتظموں سے تمام عطیہ جات وصول کرکے یتامیٰ اور مساکین میں تقسیم کر دیئے۔ اس جگہ میں تمام ایسے احباب سے اپنے دلی شکریہ کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے نہایت توجہ محبت اور غرباء سے ہمدردی دکھائی۔ اور خدا کے ہاں سے اجر عظیم اور رزق کریم کے مستحق ہوئے ان امداد دینے والوں میں مرد عورتیں اور بچے سبھی قسم کے دوست تھے میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ؛

## شکر الٰہی

اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک وجود کا شکر ابھی باقی ہے۔ اور وہ وہی وجود ہے جو سب وجودوں کی جان ہے۔ اور وہ وہی ہے جس نے ہم کو خاک جیسی ذلیل اور نطفہ جیسے حقیر قطرہ سے پیدا کرکے سبحان اللہ سبحان اللہ اپنے برابر ہمیں کر دیا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ خلق اللہ اٰدم علیٰ صورتہٖ یعنی خدا نے آدم کو اپنی شکل پر پیدا کیا۔ (البخاری) سبحان اللہ کیا شان ہے اس بادشاہ کی۔ کہ ہم خاک سے بنے ہوئے حقیروں ہاں ماء مھین سے پیدا شدہ فقیروں کو اپنے گلے لگا کر اپنا بنا لیا۔ کہ سب چرند پرند اور درند پیدا ہوں۔ اور مر کر فنا ہو جائیں۔ زمین آسمان سورج چاند سونا چاندی اور ہیرے موتی پیدا ہوں۔ اور ٹوٹ پھوٹ کر معدوم ہو جائیں مگر انسان ہاں یہ حقیر انسان جو اس پاک بادشاہ کی آنکھوں کے سامنے روز و شب گناہ کرتا مگر شرماتا نہیں نافرمانی کرتا مگر ڈرتا نہیں غافل ایسا کہ صبح کو جب کوے اور چڑیاں تک اپنی اپنی بولیوں میں خدا کی تسبیح میں لگے ہوتے ہیں۔ یہ نو بجے تک اپنے بستر پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ اور اپنے مولا کو یاد نہیں کرتا۔ مگر اس ذرہ نواز نے اسے ایسا نوازا۔ کہ اپنی ابدیت کی مخصوص چادر اسے اڑھا کر ہمیشہ کے لئے اسے زندہ کر دیا۔ کہ یہ ابتداء تو رکھتا ہے۔ مگر انتہاء نہیں رکھتا۔ اور اپنے مولا کے ساتھ ساتھ اسی کی مرضی سے ہمیشہ ہمیش کی زندگی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ تو گویہ ساری کائنات کے ساتھ مر جائیگا۔ مگر باقی سب مرے کے مرے رہیں گے۔ لیکن یہ دوبارہ زندہ ہو کر ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ اور قیامت کے دن دوزخ اور بہشت کے عین درمیان موت ایک دنبہ کی شکل میں ذبح کر دی جائیگی۔ اور ہمارا پاک دیرترحی و قیوم خدا اعلان فرمائے گا۔ کہ لوگو خلود لا موت۔ یعنی اب تم ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ رہو گے۔ اب کبھی تم پر موت نہ آئے گی۔ سبحان اللہ اسے کہتے ہیں بادشاہوں کا فقیروں کو موںہہ لگانا اور بڑوں کا چھوٹوں کو اپنا بنا لینا۔

## سب سے بڑا شکر

پس سب سے بڑا شکر اے ہمارے خدا تیرا ہے۔ کہ تو نے ہم ذلیلوں کو ایسی عزت دی۔ اور اپنا ایسا قرب بخشا۔ کہ جب ہم تیری طرف بڑھے تو جبریل ہاں رُوح الامین بھی پکار اٹھا ؎

اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

کہ میں اگر انسان کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا جاؤں۔ تو ایک ایسا مقام آ جائے گا۔ کہ انسان تو آگے نکل جائیگا۔ مگر میں ایک قدم بھی آگے رکھوں گا تو اس صاحب جلال کی تجلی مجھے جلا کر خاک کر ڈالے گی۔ سبحان اللہ اے بلند و بالا بادشاہ اے عرش عظیم کے مالک اے تمام بلندیوں کی انتہا ہاں اے واجب الوجود ہم حادث مخلوق کس موںہہ سے تیرا شکر ادا کریں۔ کیونکہ ہمارا آقا بھی تیرے شکریہ کے کوچہ میں درماندہ ہو کر کہتا ہے ؎

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس سب سے بڑا شکر اے ہمارے آقا تیرا ہے۔ کہ محض تیری تحریک سے میرے دوستوں کے دل متحرک ہوئے۔ اور وہ اپنے ساتھ تیرے مسکین بندوں تیری مصلحت کے بنائے ہوئے یتیموں اور تیرے معذور اور لولے لنگڑے لوگوں کی مدد کے لئے کپڑے اور نقدی لائے۔ اور بڑی محبت شوق اور توجہ اور دلی انشراح سے لائے لیکن اے سچے بادشاہ اگر تو دوستوں کے دلوں میں تحریک نہ کرتا تو سید محمد اسحٰق کی آواز میں خاک اثر نہ ہوتا۔ وہ تو اے آسمانی باپ تیری تحریک تھی۔ ورنہ مجھے کون پوچھتا ہے۔ انسان کیا اور اسکی آواز کیا؟ بے شک ایک ظاہر پرست تمام کاروبار میں انسان کا ہاتھ دیکھتا ہے۔ مگر باطن پرست اور عارف خوب جانتا ہے۔ کہ کوئی تحریک کامیاب نہیں ہوتی۔ جب تک کہ تیری طرف سے اے مقلب القلوب دلوں کو جنبش نہ ہو۔ اور کسی آواز پر لبیک نہیں کہی جا سکتی۔ جب تک تیری اے بادشاہ مرضی نہ ہو۔ یہ تیری ہی مہربانی ہے کہ میری ناقص آواز کو دوستوں نے سنا اور اس پر عمل کیا۔ پس سب شکریئے تیرے لئے ہیں۔ اور سب تشکرات تیری ذات بابرکات کے لئے ہیں۔ کیونکہ تیرے توفیق دینے سے ہی میں نے تحریک کی۔ اور تیرے توفیق عطا کرنے سے ہی دوستوں نے امداد کی۔ اس کے بعد میں اے قادر مطلق خدا تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میں جو تحریک کرنے والا ہوں۔ اور دوست جو اس تحریک پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو ہم سب پر اپنا فضل نازل فرما اور ہمیں ریا اور ناموری کے خیال سے بچا کر اس نیک کام کا ثواب عطا فرما۔ ہمارے گناہ بخش دے ہمارے قصوروں پر چشم پوشی فرما۔ اے ہمارے قادر و توانا خدا ہمارے سرکش اور امارہ نفس کو ہمارے قابو میں کر دے۔ کہ یہ بڑا زبردست پہلوان ہے۔ ساری عمر کوشش کرتے رہے۔ مگر یہ ہمارے قابو میں نہیں آیا۔ بلکہ جب اس کا داؤ لگتا ہے ہمیں چاروں شانے چت گرا دیتا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا

کہ ہمارا یہ شیطان مسلمان ہوگیا ہو۔ بلکہ یہ تو منافق بھی نہیں بنتا۔ بلکہ ہمیشہ صاف صاف الفاظ میں اپنے کفر کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اس لئے اے ہمارے خدا۔ تو ہمیں اس ہٹلر سے بچا لے۔ آمین یارب العلمین۔ اور اے میرے خدا اگر میں نے یہ تحریک ریاء یا سمعتا یا تیری نظر میں کسی اور قابل اعتراض وجہ سے کی ہے یا کسی اور دوست نے سمعتا یا اور کسی قابلِ اعتراض وجہ سے امداد دی ہے۔ تو ہم دونو کی نیتوں کو بھی تو پاک کر دے۔ کیونکہ نیتوں کا پاک کرنا بھی تو تیرا ہی کام ہے۔ اس کام کے لئے بھی کسی اور کے پاس تو ہم نہیں جاسکتے اس غرض کے لئے بھی تو تو ہی ہمارا ماویٰ اور ملجا ہے۔

## سب سے عزیز متاع رضا الٰہی ہے

پس اگر ہماری نیتیں درست نہیں۔ تو تو ہماری نیتیں درست کر دے۔ اور اگر ہمارے اعمال میں کمی ہے۔ تو اس کمی کو بھی تو ہی دور فرما۔ اور پھر ہماری درست شدہ نیتوں اور درست شدہ اعمال کو قبول فرما کر ہم سے ایسا راضی ہو جا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو کہ سب سے عزیز متاع اور سب سے نفع مند پونجی تیری رضامندی ہے۔ سچ مچ اگر دنیا کا مال و دولت حسن و جمال۔ صحت و عافیت حکومت و عزت اولاد اور بیویاں۔ راحت و آرام اور آخرت کی نعمتیں بہشت اور اس کے حور و قصور جنت اور اس کی ابدی راحتیں ایک طرف ہوں۔ اور اور دوسری طرف محض بندہ پر تیرا خوش ہو جانا۔ اور تیری رضامندی اور تیرا یہ کہہ دینا ہو۔ کہ جا میں تجھ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے راضی ہو گیا ہوں۔ اور پھر کبھی تجھ پر ناراض نہ ہوں گا۔ تو اے میرے خدا یقیناً تیری رضا کا پلڑا ہزار درجہ بھاری ہوگا۔ باقی تمام دنیوی اور اخروی نعمتوں سے۔ کیونکہ عاشق کو معشوق کی رضامندی اس کے وصال سے بھی زیادہ مرغوب و محبوب ہوتی ہے۔

پس اے ہمارے خدا تو ہم سے راضی ہو جا۔ اور ہم تیری نظر میں اچھے لگیں۔ اور تو ہم سب پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور اپنے ہر قسم کے انعامات سے ہمیں متمتع فرما۔ اور جن عورتوں بچوں اور مردوں نے دارالشیوخ کے یتیموں مسکینوں۔ بوڑھوں اور معذوروں کی خدمت میں کسی قسم کا بھی حصہ لیا ہے۔ تو انکی امداد کو قبول فرما۔ اور ان کی مشکلات دور فرما انہیں صحت و عافیت اور عزت و وقار بخش۔ انکی بدقسمتیاں خوش قسمتیوں میں تبدیل فرما دے۔ انکو دین و دنیا کی خوبیاں عطا فرما۔ انکو اس فانی گھر کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھ اور ان کو توفیق عطا فرما کہ وہ آئندہ بھی تیرے غریب معذور اپاہج یتیم اور مسکین بندوں کی خدمت میں دن رات لگے رہیں۔

## اپنے اوقات کو مفید بنانیکے لئے دعا

اے میرے خدا میں تجھ سے اپنے متعلق خصوصیت سے عرض کرتا ہوں۔ اور نہایت الحاح اور زاری سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ تو میرے اوقات کو ضائع ہونے سے بچا لے جیسا کہ تو اپنے خاص الخاص بندوں کے اوقات کو ضائع ہونے سے بچا لیا کرتا ہے۔ چنانچہ تو خود اپنے پیارے مسیح کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔ یعنے تو وہ بزرگ مسیح ہے کہ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائیگا۔ تبھی تو اے میرے خدا تیرے مسیح نے بڑھاپے کی اس عمر میں جب بڑے سے بڑے کارکن بھی حکومتوں سے ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ اسی سے زیادہ عربی۔ فارسی اور اردو زبان میں بے نظیر کتابیں تصنیف فرمائیں اور ہزاروں صفحات اس کے ملفوظات اور ڈائریوں کے شائع ہو چکے ہیں۔ اور تیری ہی قسم کہ ظہر سے عصر اور مغرب سے عشا۔ اور پھر سیر اور دوسرے موقعوں پر جو کچھ تیرے مسیح نے لوگوں کی بھلائی کے لئے کہا۔ وہ اگر جمع کیا جائے۔ تو لاکھوں صفحات میں بھی سما نہیں سکتا۔ اور پھر جو اوقات اس نے تیرے گمراہ شدہ بندوں۔ اور تیرے مصیبت زدہ سچے مذہب اسلام اور تیرے مظلوم نبی علیہ السلام اور تیرے پس پشت ڈالے ہوئے قرآن کے لئے دعاؤں میں وقف گذارا۔ وہ علاوہ بریں ہے پس جس طرح تیرے سچے اور پاک و مقدس مسیح کا وقت ضایع ہونے سے بچایا گیا۔ اسی طرح اس کا ایک ادنےٰ غلام ہو کر میں بھی تجھ سے بمنت عرض کرتا ہوں۔ کہ تو میرے اوقات کو ضائع ہونے سے بچا کر انہیں اپنے کاموں میں لگا لے۔ ہاں مجھے اے میرے پیارے خدا تو صرف اپنے کام کے لئے وقف کر لے۔ اور مجھے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی معاش کے فکروں۔ دنیوی دھندوں۔ پیٹ بھرنے کے تفکرات سے یکسر آزاد کر کے صرف اپنی رضا کے کاموں کے لئے اپنی خدمت میں قبول فرمالے۔ اور ایسا ہو کہ میں صبح سے شام اور شام سے صبح کو لہو کے بیل کی طرح بغیر دم لئے اور بغیر ہمت کے تیری عبادت۔ اور تیرے بندوں کی علمی اور عملی خدمت میں لگا رہوں۔ اے میرے پیارے خدا میں سچے دل اور سچی زبان سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے اکثر حصہ بیکار رہتا ہوں۔ اور ہنسی مذاق۔ لہو و لعب سستی اور غفلت غرض ہر قسم کی لغویات میں مبتلا رہتا ہوں۔ مگر باوجود ان تمام بری باتوں کے میرا دل اندر اندر ہی مجھے ملامت کرتا رہتا ہے۔ اور الحمدللہ کہ نفس امارہ کے غلبہ کے باوجود میرا نفس لوامہ بالکل مر نہیں گیا۔ بلکہ گو تسلط مجھ پر نفس امارہ کا ہے۔ مگر دل کے ایک چھوٹے سے گوشہ میں نفس لوامہ بھی چھپا بیٹھا ہے۔ اس لئے میں ندامت میں غرق رہتا ہوں۔ کہ میں کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا مگر میں کر کیا رہا ہوں۔ اس لئے اے میرے مولا

نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ کے مطابق تو میرے اعمال پر نظر نہ کر۔ بلکہ میری نیت اور اس کی ندامتوں پر نظر فرما۔ اور مجھے ایسی توفیق دے کہ میرا سارا وقت تیری رضامندی کے کاموں میں گزرے اور میں حریص اور لالچی قلی کی طرح تیری پلیٹ فارم پر ہر وقت اسباب لادے لادے پھروں۔ اور میری پیٹھ اور گردن تیرے کاموں کے بار سے کبھی سبکدوش نہ ہو۔ کیونکہ میں نے تیرے مسیح کے موہنہ سے خود براہ راست کئی دفعہ صوفیا کا یہ پنجابی قول سنا ہے۔

جو دم غافل
سو دم کافر

## نورالدینؓ بننے کی دعاء

اے میرے خدا تیرے مسیح کا میں کس منہ سے ذکر کروں مجھے کم سے کم اپنے ایک پاک بندے نورالدین کے رنگ میں رنگین کر دے کہ جس کا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ سونا جاگنا صرف اور صرف تیری عبادت اور تیرے بندوں پر شفقت کے لئے وقف تھا۔ اے میرے خدا تو مجھے سچ مچ نورالدین بنا دے کیونکہ نورالدین بنجانے کی خواہش تیرے مسیح نے ہر احمدی کے متعلق کی تھی۔ جبکہ اس نے فرمایا تھا کہ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پُر از نور یقیں بودے

اے میرے پیارے خدا دنیا میں بعض شخص زمینداری میں بعض دکانداری میں بعض سرکاری نوکری میں۔ اور بعض دوسرے اشغال میں ایسے غرق اور منہمک ہوتے ہیں۔ کہ دن رات انہیں سوائے مذکورہ بالا کاموں کے اور کوئی شغل نہیں ہوتا۔ ان کو دیکھ دیکھ کر اے میرے خدا مجھے سخت حسرت پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش میں بھی ایسا ہی منہمک ایسا ہی مشغول ہوتا۔ یعنے اے میرے خدا تیرے کاموں میں۔ تیری خدمت میں۔ ہاں تیرے پیارے قدموں میں۔ تیری جستجو میں تجھے خوش کرنے کے لئے تیری عبادت میں تیرے بندوں کو آرام پہونچانے میں۔ تیرے بندوں کو دین سکھانے میں تیرے یتیم بچوں۔ تیرے مسکین بندوں۔ تیرے معذور لوگوں۔ تیری مصیبت زدہ مخلوق۔ تیری بیواؤں۔ تیرے لولے لنگڑے لوگوں کی خدمت کے لئے اور وہ بھی صرف تجھے ہاں صرف تجھے خوش کرنے کے لئے۔

پس اے میرے خدا تو آج سے میرے تمام اوقات خود لے لے۔ میری زندگی کی تمام گھڑیاں اپنے قبضہ میں کر لے۔ مجھے بالکل فرصت نہ دے کہ میں تیرے غیر کا کوئی کام کروں۔ کیونکہ میں تیرا بندہ اور غلام اور نوکر ہوں۔ اور یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ تیرا بندہ ہو کر میں کام کسی اور کا کروں اے میرے خدا۔ تو مجھے سچے معنوں میں میرے باپ دادا ابراہیمؑ و اسمٰعیل اور اسحاق کا وارث بنا۔ جن کی تعریف میں تو خود فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَخْلَصْنٰھُمْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَی الدَّارِ یعنے ہم نے ان کو صرف آخرۃ کا فکر لگا یا تھا۔ اور دنیا کے فکروں سے وہ یکسر آزاد تھے۔ آمین یارب العلمین ؂

# حقیقی مساوات کی تعلیم اسلام میں ہے نہ کہ ویدک دہرم میں

### چلنے بیٹھنے اور گفتگو کرنے میں امتیاز

راستہ چلنے اور بیٹھنے کے متعلق ویدک دہرم کے احکام کا نمونہ ملاحظہ ہو گوتم دہرم شاستر ادھیائے ۱۲ اور منو دہرم شاستر ادھیائے ۸ میں لکھا ہے۔ بیٹھنے۔ چلنے اور سونے کی جگہ میں اور گفتگو کرنے میں اگر شودر برہمن کی برابری کرنا چاہے تو راجہ اسے ایک سو روپیہ جرمانہ کرے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ جو شودر برہمن کے برابر بیٹھنا چاہے راجہ گرم لوہے سے لگا کر داغ دے کر اسے ملک سے نکال دے یا پھر اس کے چوتڑ کاٹ ڈالے۔

### بیاہ شادی میں امتیاز

بیاہ شادی کے متعلق ویدک دہرم کے احکام ملاحظہ ہوں۔ منو دہرم شاستر ادھیائے ۳ اور منو دہرم شاستر ادھیائے ۳ مجبوری کی حالت میں بھی برہمن مرد شودر عورت کے ساتھ شادی نہ کرے کیونکہ شودرا کے پیٹ سے پیدا ہونے والے کے گناہ کا کفارہ کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ معاذ اللہ مجبوری کی حالت میں بھی برہمن اور چھتری کی بیوی شودر عورت نہیں بن سکتی اور اگر برہمن شودرا عورت کے ساتھ شادی کرے۔ تو وہ مع اپنی اولاد کے شودر ہو جاتا ہے برہمن اپنی چارپائی پر شودرا عورت کو بٹھانے سے ہی نیچ ہو جاتا ہے۔ اور شودرا میں اولاد پیدا کرنے سے تو برہمن برہمن نہیں رہتا۔

### مال و دولت کے متعلق امتیاز

حصول دولت کے متعلق ملاحظہ ہو منو دہرم شاستر ادھیائے ۱ وہ ۱۰۰۔ اس جہان میں جس قدر بھی مال و دولت ہے وہ سب کا سب برہمن کا ہے۔ برہمن بوجہ منہ سے پیدا ہونے کے سب سے اونچا ہے پس تمام سب کا سب مال و دولت بھی اس

سکتا ہے۔ بغیر کسی قسم کے شک و شبہ کے شودر کا مال و دولت لے لے کیونکہ شودر کا اپنا تو کچھ بھی نہیں۔ بلکہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہے وہ سب کا سب اس کے مالک برہمن کا ہے۔

### اشیائے خوردنی کے متعلق امتیاز

کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق ویدک دہرم کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ انگرس دہرم شاستر شلوک ۵۶ میں لکھا ہے۔ "برہمن کے گھر کا کھانا آب حیات کے برابر چھتری کے گھر کا کھانا دودھ کے برابر اور ویش کے گھر کا کھانا کھانے کے برابر مگر شودر کا کھانا خون کے برابر ہوتا ہے۔ اس میں ذرہ بھی شک و شبہ نہیں" پھر اس دہرم شاستر شلوک ۶۹ میں لکھا ہے "جس برہمن کے ہاں شودر اور عورت کھانا پکاتی ہے وہ مرکر رورو نام کے جہنم میں جاتا ہے" وسشٹھ دہرم شاستر ادھیائے ۶ میں لکھا ہے۔ "جس برہمن کی پرورش شودر کے کھانے سے ہوئی ہو وہ چاہے روزانہ ہی وید پڑھے۔ اگنی ہوتر کرے اور یگیہ کرائے۔ تب بھی وہ بہشت کو کبھی نہیں پا سکتا۔ مرتے وقت جس برہمن کے پیٹ میں شودر کا کھانا موجود ہو۔ وہ برہمن مرکر سور بنتا ہے یا پھر اسی شودر کے خاندان میں پیدا ہوتا ہے جس کا کھانا اس کے پیٹ میں مرتے وقت موجود تھا"

### ویدک دہرم میں غلامی

غلام کے متعلق ویدک دہرم کے احکام ملاحظہ ہوں۔ منو دہرم شاستر ادھیائے ۸ وہ ۴۱۳ منو دہرم شاستر ادھیائے ۸ شودر خواہ خریدا ہوا ہو یا نہ خریدا ہوا ہو ہر حالت میں اسے ضرور بہ ضرور غلام بنالو کیونکہ شودر کو تو برہما نے پیدا ہی برہمن کی غلامی کے لئے کیا ہے۔ شودر آزاد ہو سکنے پر بھی غلام ہی رہتا

ہے۔ کیونکہ غلامی تو اس کی فطرت میں داخل ہے وہ بھلا کیسے اس سے جدا ہو سکتی ہے۔ ایسے فرمانبردار شودر کو کھانا زمین پر ڈال کر دو کیونکہ جیسے کتا ویسا ہی شودر ہے!

ناظرین کرام ہم اس ظلم کی داستان کو کہاں تک طول دیں۔ صرف انہی حوالوں پر اکتفا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ یہ ویدک دہرم جس نے مساوات اور حق و انصاف کی جڑیں تک کاٹ کر رکھ دی ہیں۔ اس کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ یہ عالمگیر اور سچا مذہب ہے کیونکہ اس میں مساوات وغیرہ خوبیاں پوری طرح پائی جاتی ہیں۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام

میں اس قسم کا قطعاً کوئی امتیاز نہیں پایا جاتا۔ اسلام مسلمان اور غیر مسلم سے گفتگو کرنے کا حق دیتا ہے ہر مسلمان عورت سے شادی جائز قرار دیتا ہے مال و دولت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں کرتا۔ کھانے پینے میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ پس حقیقی مساوات اسلام میں ہی پائی جاتی ہے۔ میں تو پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں۔ اور پھر کرتا ہوں کہ مساوات اور توحید خالص وغیرہ خوبیاں جو کہ عالمگیر اور سچے مذہب میں ہونا چاہئیں۔ وہ صرف اسلام میں ہی ہیں۔ اگر کسی کو اس میں شبہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ مرد میدان بنے اور اپنے مذہب میں یہ خوبیاں دکھائے۔

خاکسار :- ناصرالدین عبداللہ
پروفیسر جامعہ احمدیہ

## ملک حبیب حسن صاحب مرحوم

میرے چھوٹے بھائی ملک حبیب حسن صاحب بعمر ۲۴ سال ۷ / ۲ر فروری ۱۹۴۱ء کو اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

چونکہ مرحوم کی زندگی نہایت سادہ۔ اور زمینہ ادا نہ تھی۔ اس لئے کئی بار خیال آیا۔ کہ مرحوم کے کچھ حالات شائع کراؤں۔ اسی دوران میں ایک دن میں مرحوم کی کتابیں دیکھ رہا تھا۔ کہ مجھے ایک نوٹ بک ملی۔ جس میں متعدد جگہ مرحوم نے دعائیہ فقرے اپنی وفات سے ۴ سال قبل یو۔ پی کے علاقہ میں ایک مسجد کے اندر بیٹھ کر تحریر کئے۔ بعض جگہ اس نے اپنی بیوی۔ اور بچہ کے لئے دعا کی۔ اور بعض جگہ اپنے محسن والدین اور دیگر رشتہ داروں کے لئے۔ لیکن سب سے بڑھ کر درد بھرے الفاظ میں مرحوم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے دعائیں کیں۔ اور نہایت تڑپ سے حضور کے لئے دعائیں مانگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرحوم کو دین کے ساتھ کس قدر وابستگی تھی بیماری کی حالت میں بھی اپنے آقا کے تابعدار کو ایک لمحہ کے لئے اس نے فراموش نہ کیا مرحوم کی مذکورہ بالا تحریر حسب ذیل ہے۔

"اے خدا تو میرے والدین کو صحت و زندگی دے۔ میرے بہن بھائیوں کو رزق صحت اور زندگی دے۔ اور آپس میں محبت بڑھا۔ کہ تیرے سوا کوئی قادر نہیں اے خدا تو مجاہدین کی بھی مدد فرما۔ ہر بیمار کو صحت اور بے رزق کو رزق اور بے اولاد کو اولاد دے۔ ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری فرما۔ لیکن سب سے پہلے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عمر عطا فرما۔ تا تیرے دین کا جھنڈا اونچا ہو۔ اللھم آمین۔ گنہگار۔ حبیب

یہ الفاظ مرحوم نے مظفر نگر (یو پی) کی ایک مسجد میں بیٹھ کر تحریر کئے مجھے یقین ہے کہ یہ الفاظ جو مرحوم کے دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے تھے خدا تعالیٰ کو منظور ہوئے اور اس نے اسکی بخشش کے سامان پیدا کر دیئے۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں جگہ مل گئی۔ (ملک مظفر احمد۔ این۔ ڈاکٹر صوبیدار میجر ظفر حسن صاحب قادیان)

# ارکینِ مجالس دارالامان کی پیشکش

تعمیر عمارت مجلس مرکزیہ کیلئے چندہ کی فراہمی کیلئے مجالس بیرون کی طرح مجالس مقامی میں بھی تحریک کی گئی چنانچہ مجالس مقامی نے اس کارِ خیر میں شمولیت کے لئے ۱۰۰۰ روپے کی پیشکش کی ہے فجزاھم اللہ تعالےٰ۔

مجالس مقامی ارکین کی تعداد فوری تجنید کے نتیجہ میں گو ۱۵ تا ۴۰ سال کے تمام افرادِ جماعت جو دارالامان میں سکونت رکھتے ہیں مجلس ہذا کی رکنیت حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک حصہ بوجہ عدم استطاعت ماہانہ چندہ میں بھی شامل نہیں ہوتا۔ مگر اس کے باوجود ان کی طرف سے یہ مخلصانہ پیشکش یقیناً قابلِ صد تحسین ہے۔ اور مجالس بیرون کیلئے نیک نمونہ بھی ہے۔ امید ہے۔ مجالس بیرون اس دور میں سبقت کی کوشش کریں گی۔ اور مقدور سے بڑھ کر اس نیک کام میں حصہ لیں گی۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# بابو برکت علی خانصاحب ٹھیکیدار مگوئی (برما) توجہ فرمائیں

بابو برکت علی خانصاحب ٹھیکیدار مگوئی برما کے خلاف سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے حق میں دارالقضاء سے مبلغ ۱۰۶ روپے ۳ آنے ۹ پائی کی ڈگری ۱۹۳۹ء میں ہوئی تھی۔ جس میں سے صرف دس روپیہ گذشتہ سال موصول ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ بابو صاحب نے کچھ بھی ادائیگی میں نہیں دیا۔ ادائیگی کرنے کے لئے انہیں ہر چند سمجھایا گیا۔ مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ رجسٹری چٹھی لکھی گئی۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ حتّٰی کہ رجسٹری چٹھی کا جواب تک نہیں دیا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس اعلان کی اشاعت سے ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر بابو صاحب موصوف نے بقایا زر ڈگری کی ادائیگی نہ کی۔ تو پھر مجبوراً اُن کے خلاف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کر دی جائیگی۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ سے خارج فرمایا جاوے۔

انچارج شعبہ تنفیذ (نظارت امور عامہ) قادیان

# ڈاکٹر کی ضرورت

موضع بہتے وال نزدیک جنتی پورہ میں ایک ایسے ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ جو اپنے کام میں تجربہ رکھتے ہوں۔ اور خوش خلق ہوں۔ گاؤں کی طرف سے ان کو کافی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ خواہشمند احباب نظارت امور عامہ سے خود ملیں۔ یا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

# پبلک سروس کمیشن کا امتحان

سروے آف انڈیا درجہ دوم کے مقابلہ کا امتحان ۱۶ ستمبر ۱۹۴۱ء کو بمقام کلکتہ۔ بنگلور اور ڈیرہ دون میں شروع ہوگا جس سے صرف پانچ اسامیاں پُر کی جائیں گی۔

درخواست کنندگان کو چاہیئے۔ کہ وہ مجوزہ مطبوعہ فارم اور تفصیلات منگوا کر پُر کر کے ڈپٹی کمشنر۔ کلیکٹر اور پولیٹیکل افسر یا ایجنٹ کو ۱۲ مئی ۱۹۴۱ء سے قبل بھجوا دیں امیدواروں کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ ان کی پیدائش ۲ اگست ۱۹۱۸ء کے بعد اور یکم اگست ۱۹۲۲ء سے پہلے کی ہو۔

تعلیمی قابلیت:۔ امیدوار کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا ریاضی کیساتھ بی۔ اے۔ یا بی۔ ایس سی امتحان پاس ہوں۔ خواہشمند احباب فارم اور تفصیلات کے لئے دفتر امور خارجہ کو لکھیں۔

ناظر امور خارجہ قادیان

## نفع مند کام

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی بعض ضروریات کے پیش نظر اس وقت کچھ قرضہ کی فوری ضرورت ہے جس کے عوض صدر انجمن احمدیہ اپنی جائیداد کا کوئی حصہ رہن باقبضہ کر دیگی۔ اور خواہ اس جائیداد کو کرایہ پر لیکر کرایہ ادا کرتی رہیگی مقررہ نوٹس پر زرِ رہن واپس کیا جاسکیگا۔ جو دوست اس کام پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فوراً میرے ساتھ خط و کتابت کر کے سب تفاصیل طے کر لیں۔

المعلن:۔ (ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن** ۲۹ اپریل - انقرہ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہفتہ کو ترکی اور جرمنی میں ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے جس کی تصدیق آج ترکی کی نیشنل اسمبلی نے کر دی۔ اس کے مطابق ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ کی تجارت دونوں ملکوں میں ہوگی۔ ترکی جرمنی کو تمباکو دے گا۔ اور اس کے عوض مشینری اور زائد پرزے حاصل کرے گا ایک اور معاہدہ چالیس لاکھ پونڈ کی تجارت کے متعلق ہو رہا ہے۔

**لنڈن** ۳۰ اپریل - جنوبی سپین میں نازیوں نے اناج کے کئی خفیہ گودام کھول رکھے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ سے سپین کو جو گندم دی جاتی ہے۔ اس کا بیشتر حصہ نازیوں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ اور اسے پراسرار طور پر غائب کر دیا جاتا ہے۔ پولیس چوروں کا سراغ لگانے میں ناکام رہی ہے۔

**روم** ۲۹ اپریل - روم ریڈیو سے اطالوی اخبارات کے اقتباسات نشر کئے گئے ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ ترکی میں محوری طاقتوں کے خلاف پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ جسے ترکی حکومت نے اگر نہ روکا۔ تو نتائج بہت برے ہونگے۔ یورپ کا کوئی ملک محوری نظام سے باہر نہیں رہ سکتا۔ ترکی کو جلد یا بدیر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ اسے امن اور جنگ دونوں میں سے کونسی راہ پسند ہے۔ ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ برطانوی ایجنٹ ترکی کے راستہ بلقانی ممالک میں اضطراب اور انتشار پیدا کریں۔ نازی ریڈیو اور اخبارات بھی برابر دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کہ اگر یورپین ترکی نے نئے نظام کو تسلیم نہ کیا۔ اور برطانیہ کے ساتھ تمام معاہدات منسوخ نہ کر دیئے۔ تو درہ دانیال بند کر دیا جائے گا۔ اور جرمن فوجیں یورپین ترکی پر قبضہ کریں گی

**لنڈن** ۲۹ اپریل - بلغراد کے برطانی سفیر معہ سٹاف اطالویوں کی قید میں ہیں۔ وہ ایک کشتی میں کمیٹی کی طرف جا رہے تھے۔ کہ پکڑے گئے۔ ان کے ساتھ تین امریکن اخبار نویس بھی پکڑے گئے ہیں۔

**لنڈن** ۲۹ اپریل مسٹر چرچل نے آج ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ہاؤس میں جنگ کی صورت حالات پر بحث اور جنگی وزارت مرتب کرنے سے ہماری سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ جائیں گی۔ آپ نے ایسی سپریم وار کیبنٹ بنانے کا مطالبہ بھی مسترد کر دیا جس کے وزراء کے پاس کوئی محکمہ نہ ہو۔

**لنڈن** ۲۹ اپریل کل رات دشمن کے ہوائی جہازوں نے پلیمتھ پر جو حملہ کیا۔ وہ دو گھنٹے جاری رہا۔ پہلے پندرہ منٹ میں دس ہزار آتش افروز بم گرائے گئے۔ اس کے بعد تیل کے اور زوردار دھماکے والے بم پھینکے ان کے ساتھ ساتھ روشنی کے گولے بھی پھینکے جاتے رہے۔

**زیورچ** ۲۹ اپریل - نازی حکام نے بلجیم کے تمام بلدیات توڑ دیئے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ ادارے محوری نظام کے خلاف سازشوں کا گہوارہ تھے۔ اس سے قبل فرانسیسی میونسپلٹیاں بھی توڑی جا چکی ہیں۔

**لنڈن** ۳۰ اپریل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونان میں برطانیہ کی ساٹھ ہزار فوج تھی۔ جس میں سے ۴۵ ہزار کامیابی سے نکالی جا چکی ہے وہاں ہمارے صرف تین ہزار آدمی ہلاک یا مجروح ہوئے۔ آج مسٹر ایڈن نے پارلیمنٹ میں بیان کیا۔ کہ ۲۱ اپریل کو یونانی وزیر اعظم نے ایک چٹھی لکھی تھی۔ کہ برطانیہ نے ہماری جو مدد کی ہے۔ اس کا دلی شکریہ۔ یونانی فوجوں نے چھ ماہ تک کامیابی سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ مگر اب وہ تھک گئی ہیں۔ اس کے پاس گولہ بارود۔ موٹریں۔ ٹینک۔ اور ہوائی جہاز بہت کم ہیں۔ اس لئے اب لڑنا فضول ہے۔ ہمارے پاس صرف چند ہوائی جہاز ہیں۔ اس لئے ہم اس مورچہ پر جہاں برطانی فوجیں بہادری سے لڑ رہی ہیں۔ مدد نہیں پہنچا سکتے۔ اور جب ہماری شکست یقینی ہے۔ تو خواہ مخواہ خون خرابہ کیوں کیا جائے۔ لہذا برطانی فوجوں کو مزید قربانیوں کی ضرورت نہیں۔ اور انہیں واپس چلے جانا چاہیئے۔ گویا یونان سے برطانی فوجوں کی واپسی کا فیصلہ یونانی گورنمنٹ کے منشاء کے مطابق کیا گیا تھا۔ قاہرہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ جو برطانی افواج ابھی یونان میں ہیں۔ وہ بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہی ہیں

**لنڈن** ۳۰ اپریل۔ نازیوں نے ایتھنز میں ایک یونانی کٹھ پتلی حکومت قائم کر دی ہے۔ جس کے صدر اپارس کی یونانی فوجوں کے کمانڈر کو بنایا گیا ہے

**قاہرہ** ۳۰ اپریل۔ شمالی افریقہ میں جرمن اور اطالوی پیش قدمی رکی ہوئی ہے۔ وہ چار روز میں سولم سے صرف پانچ میل آگے بڑھی ہیں۔ ہمارے طیارے بن غازی کے ہوائی اڈوں پر بڑی کامیابی سے حملے کر رہے ہیں۔ اور فوجوں کو لانے والے جہازوں کو برابر نقصان پہنچا رہے ہیں۔

**لنڈن** ۳۰ اپریل - نازی ریڈیو یہ کہہ رہا ہے کہ آسٹریلیا نے مشرق وسطیٰ کی برطانی فوجوں کے لئے سامان خورد و نوش مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ اب یہ سارا سامان ہندوستان سے لایا جا رہا ہے جس کی قیمت بھی ہندوستان کو ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ دونو باتیں بھی غلط ہیں۔ ہندوستان سے صرف ہندوستانی فوجوں کے لئے کھانے کا سامان آتا ہے جس کی قیمت برطانیہ ادا کرتا ہے

**لنڈن** ۳۰ اپریل سوویٹ گورنمنٹ نے اپنے علاقہ سے جنگی سامان گذارنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس فیصلہ سے جاپان میں بہت اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس سے روسی جاپانی معاہدہ قریباً بے کار ہو جاتا ہے

**لنڈن** ۳۰ اپریل برطانی ہوائی جہازوں نے جنوب مشرقی جرمنی میں مین ہائم کے اہم ترین صنعتی شہر پر سخت بمباری کی۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ راٹرڈم میں تیل کے ذخائر پر بھی حملے کئے گئے۔ بلجیم اور فرانس کے کناروں کے پاس دشمن کے ہوائی جہازوں پر بھی حملے کئے گئے۔ اور پانچ ہزار ٹن کے ایک جہاز کو آگ لگا دی۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات پلیمتھ پر حملہ کیا۔ جو بڑے زور کا تھا کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اور کافی جانی نقصان ہوا۔ بعض اور جگہ بھی اکا دکا بم پھینکے گئے۔

**دہلی** ۳۰ اپریل۔ وائسرائے ہند اپنا بہار کا دورہ قبل از وقت ختم کر کے ۲ مئی کو شملہ پہنچ جائیں گے

**دہلی** ۳۰ اپریل حکومت ہند نے یہاں لودھی گارڈن کے پاس افسروں کے لئے مزید ایک سو کوارٹر تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

**لاہور** ۳۰ اپریل - پنجاب کے بیوپاریوں نے لالہ رام سرن داس کی قیادت میں وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اور درخواست کی کہ بکری پر ٹیکس یکم اکتوبر پر ملتوی کر دیا جائے۔ آج شام کو ایک اور وفد آپ سے ملے گا۔

**کانپور** ۳۰ اپریل - آج یہاں امن و امان رہا۔ کوئی نئی واردات نہیں ہوئی اب تک چار آدمی ہلاک اور تیس زخمی ہو چکے ہیں۔ آج کمشنر الہ آباد ڈویژن نے گولی چلانے کے واقعہ کی تحقیقات کی۔ وہ اپنی رپورٹ حکومت کو بھیج دیں گے۔

**لکھنؤ** ۳۰ اپریل۔ یہاں کے سنیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مدح صحابہ پر پابندی کے حکم کی خلاف ورزی روزانہ نہ کی جائے۔ بلکہ جمعہ کی نماز کے بعد

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی